سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۳ؑ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹





نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔ اے
نمبر ۴ وارث روڈ۔ لاہور } ایڈیٹر انچیف

پادری غلام مسیح صاحب
میکلوڈ روڈ۔ لاہور } اسسٹنٹ ایڈیٹر

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔ اے۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور } مینیجر

جملہ خط وکتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام مینیجر صاحب ہونا چاہئے تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام ایڈیٹر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۵۳ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۲۵ء | نمبر ۳۸

لائل پور چرچ پلپٹ

خود غرض مسیحی

پھر وہ نو کہاں ہیں۔ لوقا ۱۷: ۱۸

خداوند یسوع مسیح یروشلم کا سفر کر رہے ہیں۔ راستے میں جلیل اور سامریہ کے علاقوں میں سے اُن کا گذر ہُوا۔ اُن علاقوں کے کسی گاؤں میں داخل ہوتے ہوئے دس کوڑھی اُنہیں ملے۔ اگر ہمیں پتہ ہو کہ کوڑھی ہونا ہر ایک مُلک میں اور خصوصاً یہودیوں کے مُلک میں کیا معنی رکھتا تھا تو ہم تعجب نہیں کرینگے کہ کوڑھیوں کی یہ جماعت مسیح کو دیکھتے ہی چلا اُٹھی کہ اے یسوع۔ اے صاحب ہم پر رحم کر۔ ایک یہودی جب کوڑھی ہو جاتا تھا وہ اپنے گھر بار سے باہر چلا جاتا تھا۔ برادری سے خارج ہو جاتا تھا۔ شہر کے باہر رہتا تھا۔ ہیکل کے نزدیک بھی پھٹکنے نہیں پاتا تھا۔ اگر کسی آبادی کے نزدیک آ جائے تو اُسے چلانا پڑتا تھا: ناپاک۔ ناپاک مسیح نے اُن کے حال پر ترس کھایا اور اُنہیں فرمایا کہ جاؤ اپنے تئیں کاہنوں کو دکھاؤ۔ جب وہ جا رہے تھے راستے میں عجیب بات واقع ہوئی۔ وہ سب کے سب تندرست ہو گئے۔ بیشک یہ ایک غیر معمولی تجربہ تھا۔ جو اُنہوں نے حاصل کیا۔ وہ کوڑھ سے پاک صاف ہو گئے۔ آناً فاناً اُن کی انگلیاں۔ ہاتھ پاؤں چہرے کے زخم درست ہو گئے۔ اب کیا تھا۔ اُن کے لئے ایک عجیب امتحان کا موقع تھا یا تو اپنے محسن و مربی کی تلاش کریں۔ جس کے محض کہنے سے برسوں کی بگڑی ہوئی صحت بحال ہو گئی اور اُس کے قدموں پر سر رکھ کر اُس کا شکریہ ادا کریں اور ایسے مُحسن سے سعادت دارین حاصل کریں یا اس بات کو بالائے طاق رکھ کر سیدھے کاہن کے پاس جائیں اور صحت اور تندرستی کا سرٹیفکیٹ لیکر بھائی بہنوں اور برادری میں جا ملیں اور جتنی عمر اور باقی ہے اس دنیا میں آرام سے گذاریں۔

لکھا ہے کہ ان میں سے جب ایک نے معلوم کیا کہ میں چنگا ہو گیا ہوں تو بلند آواز سے خدا کی بڑائی کرتا ہوا لوٹا۔ اور منہ کے بل یسوع کے پاؤں پر گر کر اُس کا شکریہ ادا کرنے لگا تب مسیح نے پوچھا کہ وہ نو کہاں ہیں۔

یہ ایک ٹھیک سوال تھا جو یسوع مسیح نے کیا۔ چاہئے کہ اس کا جواب دیا جائے۔ بیشک خداوند یسوع مسیح اپنی عزت کروانے کا بابت خواہشمند نہیں تھا۔ تاہم احسان فراموشی اُسے گوارا نہیں تھی۔ آؤ ہم اُن نو شخصوں کے پیچھے پیچھے چلیں۔ اور معلوم کریں کہ واقعی وہ کہاں گئے۔

جب وہ مسیح کے حکم کے بموجب اُس گاؤں سے یروشلم کی طرف روانہ ہوئے تو ابھی کوڑھی تھے۔ گاؤں کے باہر کی سڑک اُنہوں نے لی۔ اور عجیب آرزو امید سے اُنہوں نے جلدی جلدی قدم مارنے شروع کئے۔ راستے میں جاتے ہوئے اُنہوں نے اپنے آپ میں ایک غیر معمولی قوت کو محسوس کیا۔ ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں تو ہاتھ پاؤں بالکل صاف نظر آتے ہیں۔ چہرے جو اس لعنتی بیماری کے باعث نفرت انگیز لگتے تھے بالکل درست ہو گئے۔ تب تو ہر ایک نے اپنے اپنے ہاتھ پاؤں اور جسم کو خوب غور سے دیکھا اور معلوم کیا کہ واہ اب تو کوڑھی نہیں ہیں۔ نہ اُنہوں نے گندے سے چھیتڑے جو زخموں پر

بند تھے پھینک دیے جاتے جن میں لوگ دور ہی سے کوئی کھانے کی چیزیں اُنہیں دیا کرتے وہیں توڑ دیئے اور بڑی خوشی کرنے لگے۔ تب یہ سوال اُٹھا کہ اب کدھر جائیں۔ نو نے یہ فیصلہ کیا کہ چلو بھائی یسوع کے حکم کو انہیں کاہنوں کو دکھائیں۔ دراصل اس ظاہری فرمانبرداری کی تہ میں **اپنی غرض** تھی جونہی اُنہوں نے معلوم کیا کہ ہم اچھے ہو گئے ہیں۔ اُن کو فوراً خیال آیا کہ اب تو ہم بچھڑے ہوئے عزیزوں کو مل سکتے ہیں۔ اپنے گھر میں رہ سکتے ہیں۔ برادری میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ہیکل سے بھی کوئی منع نہیں کریگا غرض اُن کے سامنے دنیوی فائدوں اور اس دنیا میں آرام سے گذرانے کا ایک نقشہ جو اُن کی بحال شدہ صحت اور تندرستی کے باعث اُن کو مل سکتا تھا اُن کے سامنے آگیا۔ بیشک ان سب کو حاصل کرنے کے لئے ضرور تھا کہ وہ کاہن سے صحت کی سند حاصل کریں اس لئے وہ سیدھے یروشلم کو روانہ ہوتے ہیں۔ راستہ میں یا آئندہ زندگی میں کبھی اگر مسیح کا خیال بھی آیا تو ضمیر کو یہ کہہ کے چپ کرا دیا کہ صحت اور تندرستی کے لئے ایک دفعہ اُس سے مل لیا تھا۔ اب اس سے کیا واسطہ ہے۔ اس سے زیادہ وہ کیا کر سکتا ہے۔ اُس نے مہربانی کر کے ہمارے جسم کی بیماری تو اچھی کر دی ہے۔ ناظرین غور کیجئے۔ مسیح کو فقط جسمانی صحت کے لئے قبول کرنے سے کتنی ہی روحانی برکتوں سے محروم ہو رہے ہیں۔

آج ہزاروں نام کے ایسے مسیحی موجود ہیں جنہوں نے اپنی لاچاری اور بےکسی میں مسیح سے رحم کی درخواست کی۔ اور یروشلم یعنی کلیسیا میں قدم مارنے لگے۔ راستہ میں جاتے ہوئے اُنہیں بہت برکتیں ملیں۔ اُنہیں علم اور دولت۔ بال بچے اور کئی قسم کے دُنیوی فائدے حاصل ہوئے۔ اُنہوں نے مسیح کو ڈھونڈا۔ اس لئے نہیں کہ اس کی قدرت کو دیکھا بلکہ اس لئے کہ روٹیاں کھا کر سیر ہوئے۔ یہ وہ گروہ ہے جن کے لئے مسیح محض دنیوی فائدہ پہنچانے والا مُربی ہے۔ اُنہوں نے مسیح کو قبول کیا فقط اس لئے کہ شاید دنیاوی علوم۔ یا مرتبہ یا زمین کا فائدہ حاصل ہو۔ اور بس۔ بلکہ وہ تو اُس دن ہیکل میں بھی محض اپنی غرض کے لئے گئے تھے۔ اور کتنے ہی سچی عبادت کے خیال سے نہیں اور اور خیال سے گرجوں میں آتے ہیں۔

۱کرن ۱۵: ۱۹ میں لکھا ہے کہ اگر ہم مسیح میں صرف اس ہی زندگی میں امید رکھتے ہیں تو سارے آدمیوں سے زیادہ بدنصیب ہیں۔ واقعی یہ تو بدنصیب تھے دُنیا اور اُس کا آرام اور آسائش جو اُنہیں دوبارہ ملی تھی اُس کی گردش میں آکر وہ اپنے چنگے کرنے والے کو بھول گئے۔ اس ایک سامری کے پاس واپس تو جاتے اور جس کی بابت اُنہوں نے کبھی کسی سے سُنا تھا اس سے شخصی واقفیت حاصل کرتے۔ اُس کا زندہ اور زندگی بخش کلام سُنتے اور ہمیشہ کی زندگی کی برکت حاصل کرتے مگر وہ ان سے محروم رہے۔

اے بدنصیب خودغرض مسیحیو۔ تم جو مسیح سے محض دنیوی فائدہ اور غرض کی توقع رکھتے ہو۔ اور جب تمہیں تھوڑی سی دنیوی برکتیں مل جاتی ہیں تم مسیح سے ناآشنا ہو جاتے ہو۔ اُس کے خادموں کو بُرا بھلا کہنے لگتے ہو۔ اور گرجہ گھر کے نزدیک نہیں پھٹکتے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مسیح کو نہایت ہی محدود فائدہ کے لئے قبول کرنے سے تم کن کن غیر مترقبہ نعمتوں اور بیش بہا برکتوں سے اپنے آپ کو محروم رکھ رہے ہو۔ آؤ مسیح کے پاؤں پر اپنا سر رکھو اور اپنا شخصی نجات دہندہ اور روحوں کے بچانے والا اُسے قبول کرو تو مسیح یہ دنیوی برکتیں ہرگز تم سے چھین نہ لیگا۔ بلکہ اُن پر اور بڑھائیگا۔ اور تمہیں زندگی بخشیگا اور آئندہ میں ہمیشہ کی زندگی کے . . . سبق میں بتا دونگا کہ ایک ایماندار کو مسیح سے کیا کچھ ملنے کی اُمید ہے۔ وہی ہماری زندگی ہے۔

کاش کہ ناظرین میں سے کوئی ایسا نہ ہو جسکو مسیح عبادتگاہ میں یا منتری سوسائٹی یا کسی اور مسیحی یا کلیسیائی خدمت میں نہ پاکر یہ پوچھے کہ ”فلاں کہاں ہے“۔

وزیر چند

پنجاب میں گریجوایٹ سب انسپکٹران پولیس

”گریجوایٹ بحیثیت سب انسپکٹران پولیس“ کے عنوان سے اخبار ٹریبیون اپنی ۲۵ اگست ۱۹۲۵ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

یہ معلوم کرنا موجب دلچسپی ہوگا کہ گورنمنٹ مدراس نے پولیس افسروں کی بھرتی کے دیرینہ طریقہ کو بدلنے کی کوشش کی ہے اور مقامی مجلس آئین و قوانین میں ایک سوال کے جواب میں یہ اعلان کیا ہے کہ سب انسپکٹران پولیس کی اسامیوں کو پُر کرتے وقت گریجوایٹوں کو خصوصاً جبکہ ان میں دیگر ضروری قابلیتیں موجود ہوں غیر ڈگری یافتہ امیدواروں پر ترجیح دی جایگی۔ یہ امر کہ گورنمنٹ مدراس کا یہ کہنا محض خوش آیند اعلان ہی نہیں اس حقیقت سے واضح ہے کہ صوبہ مذکور میں پولیس کے ۶۵ سب انسپکٹر گریجوایٹ ہیں“۔

یہ لکھنے کے بعد ٹریبیون نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ وہ وقت آگیا ہے جب گورنمنٹ پنجاب کو بھی افسران پولیس کی بھرتی میں گریجوایٹوں کو ترجیح دینے کی قدر و قیمت تسلیم کرنا چاہیے۔

اس سلسلہ میں یہ امر عوام کے لئے باعث دلچسپی ہوگا کہ اس وقت پنجاب میں ۵۳ سب انسپکٹران پولیس گریجوایٹ ہیں۔ جن میں ۲۵ سب انسپکٹر دو دو ڈگریوں کے مالک ہیں یعنی بی اے بھی ہیں (دیکھو صفحہ)

نور افشان

مطبوعہ ۱۸ ستمبر ۱۹۲۵ء

مسلم تنظیم اور آریہ اور عیسائی

ہندوؤں کی شدھی اور سنگھٹن کے نظام نے آخر مسلمانوں کو خود حفاظتی پر آمادہ کر ہی دیا۔ دیر کی کشمکش اور کوشش کے بعد مسلم اخبارات میں مسلم تنظیم کا مقصد وہ مدعا شائع ہو ہی گیا۔ جس میں برادران اسلام نے آریوں اور عیسائیوں کو اپنا ہدف بنایا ہے۔ خاصکر ہندوستان میں عیسائیت کے خلاف خصوصیت سے جد وجہد کرنا تنظیم کا مقصد بنایا گیا ہے۔ ہم مسلم تنظیم کے بانیوں کی کوشش کے نتائج دیکھ کر اور تنظیم کے مقصد کو معلوم کر کے خوشی سے اُنہیں مبارکباد دیتے ہیں کہ آخر اُنہوں نے حفاظت اسلام کا خیال کیا۔ شدھی کا جواب تنظیم سے شروع کر دیا ہے۔

لیکن ایک بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ آریہ اور عیسائیوں کی مذہبی کوششوں کا سدباب کرنے کے لئے مسلم تنظیم کیا وسائل حفاظت عمل میں لائیگی جو آجتک لائے نہیں گئے ہیں؟ ہم سمجھتے ہیں کہ مسلم تنظیم کے جنم وقت تک مسلم علما نے آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے مروجہ اسلام کو محفوظ رکھنے کے لئے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی پھر مسلم تنظیم حفاظت اسلام کے لئے کون سے وسائل عمل میں لانے کو ہے جو آجتک عمل میں نہیں آئے۔ تحریک ہجرت حفاظت اسلام کے نام سے پیدا ہوئی پھر تحریک خلافت نے حفاظت اسلام کے نام سے جنم لیا اب تحریک تنظیم معرض ظہور میں آئی ہے جسکی تولید بھی حفاظت اسلام کے نام سے ہو رہی ہے۔ پیشتر کی تحریکوں سے اسلام و مسلمانوں کی جو حفاظت ہوئی ہے تو خود مسلمان جان چکے ہیں۔ اب تنظیم سے بھی حفاظت اسلام کا تجربہ ہو جائیگا۔

بانیان تنظیم نے آریوں اور عیسائیوں کو اپنا ہدف و نشانہ بنا کر کوئی دانائی کا کام نہیں کیا ہے خصوصًا عیسائیوں کو جو ایک غریب جماعت اور غیر منظم گروہ ہے اپنے مخالفوں میں شمار کر کے ہرگز حفاظت اسلام کا ثبوت نہیں دیا ہے۔ کیا اہل تنظیم دنیا کی نظر سے اس اشتراک مذہبی کو غائب کر سکینگے جو مسیحیت و اسلام میں ہے؟ کیا کبھی اس تخالف کو جو مسیحیت و اسلام میں مدعیان اسلام نے قائم کیا ہے کبھی جزو اسلام بنا کر دنیا کو دکھا سکینگے؟ ہرگز نہیں؟ پھر برادران اسلام کا مسیحیوں کو اپنے مخالفوں میں شمار کرنا کہاں تک جائز فعل قرار پا سکتا ہے؟ اسے صرف اہل بصیرت ہی جان سکتے ہیں۔

ہم برادران اسلام کو مسیحیوں کی طرف سے یہ بات بتلا دینا چاہتے ہیں کہ مسیحیوں نے کبھی حقیقی اسلام کی مخالفت و مکاذبت نہیں کی اور نہ وہ کرینگے۔ وہ جو کچھ اسلام کے خلاف کہتے سنتے رہے ہیں وہ وہ اسلام و مسلمانی ہے جو خود مسلمانوں میں آجتک مقبولیت حاصل نہیں کر سکی جس پر آجتک خود مسلم بزرگ فتوے دیتے چلے آئے ہیں۔ اگر اس مروجہ اسلام و مسلمانی کی مخالفت میں مسیحیوں نے بعض کسی مسلم فرقہ کے ساتھ ہمنوائی کی ہو تو اس سے مسیحی ہرگز اسلام و مسلمانوں کے دشمن و مخالف نہیں قرار پا سکتے۔

پس ہمارے نزدیک مسلم تنظیم کا مقصد و مدعا یہ ہونا چاہئے کہ اہل تنظیم دنیا پر اسلام کو اسلام اور غیر اسلام کو غیر اسلام ظاہر و ثابت کر دکھائیں۔ وہ تنظیم کے زور سے غیر اسلام کو اسلام نہیں بنا سکتے اگر اہل تنظیم اسلام کو اس گرد و غبار سے پاک کر دکھائیں جس نے مسلمانوں کے واحد اسلام کو ۳۸۲ قسم کے اسلام کے رنگ دیدیئے ہیں تو وہ دیکھینگے کہ تمام عیسائی دنیا اُن کی دوست و خیر اندیش ہے۔ برادران اسلام اس بات کو خوب سمجھ لیں کہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں باعث اختلاف وجدائی ہرگز اسلام و مسلمانی نہیں بلکہ صرف غیر اسلام و غیر مسلمانی ہے اور بس۔ یہی وہ غیر اسلام ہے جس نے اسلام کے واحد شیرازہ کو بکھیر کر ہر ایک فرقہ کے مسلمانوں میں باہمی مخالفت و مکاذبت کی آگ بھڑکا رکھی ہے۔ اہل تنظیم اگر اس غیر اسلام کو اسلام سے جُدا کر دکھائیں تو بلا شک حفاظت اسلام کا حق ادا کر جائینگے۔ ورنہ خیر مہر۔

ابلیس پرستوں کی قوم

ہمعصر پیغام صلح لاہور مطبوعہ ۱۳ ستمبر نے اس قوم کے نہایت دلچسپ حالات اخبار ہمدرد سے نقل کئے ہیں۔ جنہیں ناظرین کرام کی ضیافت طبع کے لئے ذیل میں درج اخبار کرتے ہیں۔ جنکو پڑھ کر ناظرین اس بات کو معلوم کر سکینگے کہ حضرت ابلیس بھی بنی آدم کے معبودوں میں جگہ رکھتا ہے۔ جس نے عام طور سے کل بنی آدم کا ناک میں دم کیا ہوا ہو بلکہ اس دنیا کا قدامت ہو رہے۔

ایڈیٹر

اس عہد روشن خیالی اور زمانہ تہذیب میں کسے یقین آجائیگا کہ موصل کے پہاڑی علاقہ میں آج بھی ایک دو نہیں۔ پورے تیس ہزار انسان ایسے آباد ہیں جو علی الاعلان شیطان کی پرستش کیا کرتے ہیں؟ کسی کو یقین آئے یا نہ آئے۔ مگر یہ واقعہ ہے اور موصل کمیشن کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ شانیک کلکی اور سرکی قبائل جو موصل کے کوہستانی علاقہ میں آباد ہیں وہ آج تک ابلیس پرستی میں مبتلا ہیں یہ لوگ یزیدی کہلاتے ہیں اور جب

ان سے دریافت کیا گیا کہ وہ موصل کے علاقہ میں کہاں سے آگئے اور کس نسل سے ہیں۔ تو ان میں سے بعض نے اپنے آپ کو حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد بتایا۔ یہ ضروری ہے کہ ان یزیدی سرداروں میں اور اسیریا کی یادگاروں پر جو تصاویر ہیں اُن میں بہت قریبی مشابہت ہے۔

یہ لوگ ہر سال سفلی قوتوں کے نام پر ایک سفید بیل کی قربانی کیا کرتے ہیں۔ لیکن آج تک کوئی شخص نہ تو ان کے مندروں میں جا سکا ہے۔ اور نہ اُن کی مذہبی رسموں کو دیکھ سکا ہے۔ ان ابلیس پرستوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ایک سب سے اعلیٰ ہستی ہے جو کہیں دور دراز جگہ پر ہے اور اسی فاصلہ کے سبب سے اُسکی بلاواسطہ پرستش ناممکن ہے۔ یہ ہستی آسمان میں ہے اور اسے زمین کی کوئی پروا نہیں ہے۔ ان کے قول کے مطابق اس اعلیٰ ہستی نے دس ہزار سال کے لئے زمین کا ٹھیکہ شیطان کو دیدیا ہے۔ اور ابھی شیطانی حکومت کے چار ہزار سال اور باقی ہیں۔

طریقہ پرستش

شیطان کی پرستش ایک مور کی شکل میں کی جاتی ہے۔ جو کانسے کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ جسے ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کو لئے پھرتے ہیں اور وہیں لوگ اس کی پوجا کرتے ہیں۔ پوجا کرنے والے نہ شیطان کا نام لے سکتے ہیں۔ نہ اُس کے نام کا کوئی حصہ اور نہ نیلا لباس پہن سکتے ہیں۔

پوجا کا مقام "سورج کا مندر" کہلاتا ہے اور اُس کے قریب ایک چشمہ ہے جس میں تمام یزیدی شیطانی بپتسمہ لیتے ہیں۔ یہاں نیم شبی عبادتیں ہوا کرتی ہیں جن میں ہر قسم کی حدود سے تجاوز کیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی اجنبی ان تماشوں کو دیکھنے کی کوشش کرے تو اُس کی جان کی خیر نہیں ہوتی۔ صرف سرداران قوم لکھنا پڑھنا جانتے ہیں۔ کیونکہ تعلیم حاصل کرنا اُن کے نزدیک گناہ ہے۔

ان ابلیس پرستوں کا دنیاوی سردار سعید بیگ ہے جس کی عمر تقریباً ساٹھ سال کی ہوگی۔ اس کے چہرے پر ایک خوشنما سفید داڑھی ہے۔

اقامت کلام اللہ

معزز ناظرین تغیر و تبدیل کا نقص ناقص اور ضعیف چیز کو لاحق ہوتا ہے۔ ہر کذب و دروغ گو اپنے کلام اور اقرار کی تبدیلی کرتا ہے۔ ہر روز اپنی بات کی پچھ اور حماقت پر قائم رہتا ہے اور اگر متکلم اپنی غیرت اور حمیت سے گر جاوے تو اپنے کلام کے تحفظ سے بے اعتنا ہو جاویگا۔ یہ تو انسان کے مشاہدہ اور تجربہ کی بات ہے اب خدا تعالےٰ جس کی قدرت بے حد و بے سد ہے۔ جو صداقت کا سرچشمہ ہے اور کاملیت میں کمال رکھتا ہے۔ اُسی کی ذات واجب کے لئے یہ نقص ہے کہ اس کے کلام میں نقصِ تحریف کا احتمال کرنا اپنے آپ کو غضب الٰہی میں ملیامیٹ کرنا ہے۔ ہمارے کئی ایک نادان دوست بلا تامل و سوچ فخریہ یہ کہتے پھرتے ہیں کہ بائبل فی الحقیقت کسی وقت میں کلام ربانی اور مکالمہ یزدانی تھا۔ لیکن اب کلیتہً تبدیل و تحریف ہو چکی ہے اور قابل توجہ و تیقن نہیں رہی۔ اور اُسکی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ مسیحیوں نے جن کے ہاتھوں میں یہ کلام ربانی بغرض تقویت ایمانی مفوض تھا انہوں نے اس میں تحریف کی ہے۔ ایسے معترضین کی کمال دانائی پر ہم کو ہنسی آتی ہے۔ اُن کے خیال میں ۱۔ الٰہی ذات جو قادر کائنات ہے کوئی کھانڈ کا کھلونا ہے جو ٹوٹنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کرتا۔ کہ اُس کے کلام کو انسانوں نے زبردستی بدل ڈالا ہے۔ گویا انسانوں نے خدا کو بے بس کر دیا اور خدا کو مغلوب کر کے اس کے کلام پر ایک پوچھا یہ مارا ہے۔ اور تاخت و تاراج و تحریف و تغیر کر کے خود فاتح اور خدا مفتوح کے امر محال کو ممکن کر دکھایا!!

۲۔ یا اُن کے خیال میں ذات باری تعالےٰ کو اپنے فرمودہ کلام و احکام کی عزت و حمیت نہیں رہی کہ اس نے اپنے کلام و احکام کو تخریب و تبدیل کا ہدف ہونے دیا۔

۳۔ یا اُن کے خیال میں خدا نے نزولِ احکام کے وقت صحت کلامی سے کام نہیں لیا اور جو کلام اور شرعی اہتمام اُس نے اوّل میں تجویز فرمائے تھے اُنکو یا تو انسانوں نے ناقابل عمل اور غیر بیرحان کر یا خود خدا نے نقص پذیر سمجھ کر مٹنے مٹانے دیا۔ یا پہلے احکام میں جو عیوب اور نقوص خدا کی دوربین نگاہ سے مستور و مخفی تھے ان دنوں رازِ افشا ہوئے ہیں اور اس واسطے خدائی قادرِ مطلق نے پشیمانی سے احکام منزلہ الٰہیہ و شرائع مصدورہ ربانیہ کو نادان انسانوں کے ہاتھوں بدل ڈالنے کے لئے سپرد کر دیا۔ یا اُنہوں نے قرآن شریف سے یہ استدلال اٹھایا ہے کہ کلام ربانی گاہے یا غوائے شیطانی بھی نازل ہوا کرتا ہے اور کلام اللہ القاء شیطان ہو جایا کرتا ہے اور بلحاظ ان مصدورہ نصائح و منزلہ ہدایا کو منسوخ و مردود کرنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

نیز یہ امر متحقق ہے کہ کلام متکلم کی صفت ہوا کرتا ہے۔ اب اگر صفت کسی وقت ناقص یا کسی وقت کامل ہو اور اسی طرح کے نشیب و فراز صفت کو لاحق ہوں تو موصوف بھی کسی وقت ناقص اور کسی وقت کامل ہوگا۔ اور خدا جو اس کا متکلم ہے اور صفت کلام سے متصف ہے اگر اس کی صفت کلام کو محرف متبدل اور مخرب مانا جاوے تو لامحالہ ذات واجب الوجود کے لئے یہ نقص فرض کرنا لوازمات سے ہوگا اور یہ محالات سے ہے۔

لیکن پیارے معترض نہایت تامل و تشویش کا مقام ہے کہ انسان کبھی خدا پر غالب نہیں آ سکتا۔



جو خدا کا کلام ہے۔ اُس کا محافظ خود خدا ہی پاک و برتر ہے۔ کسی انسان ضعیف جان کی کیا مجال ہے کہ اس کے متاع محفوظ کو بدل سکے۔ خدا غیور ہے اُسکو اپنے احکام شرائع و ہدایا کی عزت ہے۔ انسان ناقص العقل و ضعیف العلم کی کیا مجال کہ اُس کی عزت کو ہاتھ ڈالے۔ خدا کی تقدیر و تعقل بے خطا ہے۔ اُس نے ایک ہی دفعہ جو احکام و کلام بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے نازل فرمائے اُس میں تبدیل تصحیح و ترمیم کی قطعاً گنجائش نہ تھی۔ نہ کسی وقت وہ غلط الہام اور ناقص کلام اغوائے شیطان کے دام میں آ کر سکتا ہے جبکی تنسیخ یا تردید کی ضرورت پڑے۔ اب اگر کوئی شخص بائبل مقدس کی بابت جو فی الحقیقت کلام اللہ ہے اُس کی نسبت کہتا ہے کہ یہ کلام اللہ تو تھا لیکن بدل گیا پھر اُس کے پاس ہمارے محالات کا کیا جواب ہے

احقر:۔ رفیق ننکانوی

اسرائیل کی فضیلت

سلسلہ الہام اور نبوت کے بارے میں کتب مقدسہ سماویہ میں یہ مسطور ہے کہ اگلے زمانے میں خدا نے باپ دادوں سے حصہ بحصہ اور طرح بطرح نبیوں کی معرفت کلام کرکے اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا عبرانی ۱:۱-۲۔ کلام اللہ کی آیت سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے الہام اور نبوت کے لئے خاص خاص اشخاص اور خاندان کو منتخب کیا۔ گو خدا نے ہر ایک شخص یا خاندان یا قوم کے ساتھ الہام اور نبوت کو جاری رکھا ہو۔ کیونکہ بائبل سے ظاہر ہے کہ بنی نوع انسان کے دل میں ایک ایسی شریعت خدا نے دی جس کے مطابق وہ اپنی ضمیر کی ہدایت پا اپنے خالق کو پہچان سکے۔ چنانچہ کتاب المقدس میں یوں مرقوم ہے کہ اس لئے کہ جب وہ قومیں جو شریعت نہیں رکھتیں تو باوجود شریعت نہ رکھنے کے وہ اپنے لئے خود ایک شریعت ہیں چنانچہ وہ شریعت کی باتیں اپنے دلوں میں لکھی ہوئی دکھاتی ہیں۔ اور اُن کا دل بھی اُن باتوں کی گواہی دیتا ہے اُن کے باہمی خیالات یا تو اُن پر الزام لگاتے ہیں یا اُن کو معذور رکھتے ہیں۔ رومیوں ۲:۱۴-۱۵ مگر بیان سلسلہ الہام اور نبوت کو خدا نے بنی اسرائیل کے متعلق سے بیان فرمایا ہے۔ اس نے ہمارے آبا و قدیم کے ساتھ حصہ بحصہ اور مختلف طریق اور اطوار سے بذریعہ انبیاء صادقین اور معتقدین کے کلام کیا۔ بائبل بنی اسرائیل کے انبیاء کا الہامی کلام ہے۔

کتب مقدسہ کے ابتدائی اوراق میں ہم پڑھتے ہیں کہ بنی نوع انسان اور دنیا کی قوموں کے ابتدائی زمانہ میں خدا نے بہت تھوڑے اور مختصر اشخاص کے ساتھ کلام کیا۔ خُدا نے آدم حنوک۔ نوح اور ابراہیم کے ساتھ کلام کیا۔ وہی اس دنیا کے وکیل اور درمیانی تھے۔ اور جب خدا نے خاص طور پر ایک خاندان کو چنا تو دائرہ نبوت اور الہام کو اسی خاندان کی ملکیت اور میراث کر دیا۔ یعنی خدا نے حضرت اسحٰق اور یعقوب کو مخصوص کیا اور محض انہی کی اولاد کو عہدہ نبوت و الہام کے لئے پسند فرمایا۔ خدا نے بنی اسرائیل کے انبیاء سے یوں کلام کیا جیسا کوئی کسی دوست کے ساتھ کرتا ہے۔ چنانچہ خدا نے ہر ایک اسرائیلی کو نہیں پر خاص خاص اشخاص پر اپنی مرضی ظاہر کی کہ وہ دنیا کے لئے خدا کے ایلچی اور پیغمبر ہوں۔ طوفان نوح کے بعد ایک عجیب انتخاب نظر آتا ہے کہ حضرت نوح کی نسل جو اس وقت ستر اقوام میں منقسم ہوئی یعنی یافت سے چودہ اور حام سے چھبیس اور سام سے تیس اقوام کا ظہور ہوا وہاں پر بھی خدا کا ایک معنی خیز انتخاب نظر آتا ہے دیکھو پیدایش ۹:۲۶-۲۷۔ آیات کو۔ سم کا خدا مبارک اور کنعان اُس کا غلام ہوگا۔ ۲۷ خدا یافت کو پھیلاوے اور وہ سم کے ڈیروں میں رہے اور کنعان اُس کا غلام ہو۔ اس نسبت میں خُدا نے خاص طور پر حضرت نوح کے بیٹے سام کو مخصوص کیا اور فرمایا کہ سام کی اولاد مبارک ہوگی۔ اس انتخاب میں جو الٰہی ترمیم نظر آتی ہے وہ نہایت ہی قابلِ غور ہے کہ سام کی نسل سے تارح کے خاندان سے ابراہیم ہی کو دعوت دی کہ وہ خدا کا دوست بننے کے منصب پر ممتاز کیا جاوے۔ دیکھو پیدایش ۱۲:۱-۳ کو اور ابراہیم کی نسل میں سے صرف حضرت اسحٰق ہی کو ابراہیم کی موعودہ نسل کہا اور اُس کے ساتھ عجیب برکت کا وعدہ کیا۔ دیکھو پیدایش ۱۷:۷ یعنے اور میں اپنے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان اُن کی پُشت کے لئے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہوں کہ میں تیرا اور تیرے بعد تیری نسل کا خدا ہونگا۔ ۱۹ آیت۔ خدا نے کہا کہ بے شک تیری جورو سرہ تیرے لئے ایک بیٹا جنیگی۔ اور تو اُس کا نام اسحٰق رکھنا اور میں اس سے اور بعد اس کے اس کی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے قائم کرونگا ۲۱ آیت لیکن میں اسحٰق سے جس کو دوسرے سال اسی وقت معین میں جنیگی۔ اپنا عہد قائم کرونگا۔ پھر دیکھو پیدایش ۲۱:۲-۳ چنانچہ سرہ حاملہ ہوئی اور ابراہیم کے لئے بڑھاپے میں اُسی مقررہ وقت پر جو خُدا نے اُسے کہا تھا ایک بیٹا جنی اور بھی دیکھو پیدایش ۲۲:۱۸- تیری نسل سے زمین کی ساری قومیں برکت پائینگی۔ کیونکہ تو نے میری بات مانی۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ نسل اور عہد کی برکت حضرت اسحٰق اور یعقوب ہی کے لئے تھی۔ اور ابراہیم نے بحکم الٰہی اپنی باقی اولاد کو بخبرداروں میں شمار کرکے اُن کو خالی روٹی اور پانی اور کچھ

انعام دے کر گھر سے نکال دیا۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے برطرف کئے گئے۔ اور ابراہیم نے اپنا سب کچھ اپنے بیٹے اضحٰق کو دیا۔ اس الٰہی انتظام اور قیمتی انتخاب میں ایک اور بھی قابل غور بات یہ ہے کہ خدا نے سام کی باقی اولاد کو نوح کی باقی نسل کے ساتھ ہی ملا دیا اور ان سب کو اپنی اپنی راہ چلنے دیا دیکھو ۱۴: ۱۶ تاکہ وہ آنے والے زمانوں میں اضحٰق کی نسل سے برکت پانے کے لئے بلائے جائیں۔ متی ۸: ۱۱ اور میں تم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے آکر ابراہیم اور اضحٰق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہت کی ضیافت میں شریک ہونگے۔

اضحٰق کی اولاد میں سے آسمانی برکتوں کے لئے صرف یعقوب ہی اس عزت اور رتبہ اور شان کے قابل سمجھا گیا۔ اور خدا نے عیساؤ کو رد کر دیا اور یعقوب سے محبت رکھی دیکھو ملاکی ۱: ۲-۳ رومیوں ۹: ۹-۱۳۔ کیا عیساؤ یعقوب کا بھائی نہ تھا۔ یافت نوح کا بیلوٹھا نہ تھا اور اسماعیل ابراہیم کا بیلوٹھا نہ تھا۔ اور عیساؤ اضحٰق کا بیلوٹھا نہ تھا۔ مگر کلام الٰہی میں ان بیلوٹھوں کو جس کام کے لئے چنا وہ کام اور تھے۔ مگر چھوٹوں کو جس کام کے لئے پسند کیا وہ اور تھا۔ چنانچہ یافت اگرچہ اس انتخاب میں نہیں آسکا مگر پیدائش ۹: ۲۷ آیت میں لکھا ہے کہ خدا یافت کو پھیلاوے اور وہ سم کے ڈیروں میں رہے اُس کے حق میں عجیب نبوت ہے۔ غور سے دیکھو یافت کی نسل جو اہل یورپ اور عنقریب دنیا بھر کی مہذب قومیں کس قدر پھیلی ہوئی ہیں اور سم کے ڈیروں یعنے بنی اضحٰق سے روحانی آرام اور نجات کی برکتوں کو کس طرح حاصل کر رہی ہیں۔ یافت کی بجائے سام اور اسماعیل کی بجائے اضحٰق اور عیساؤ کی بجائے یعقوب آسمانی برکتوں کا وارث ٹھہرا

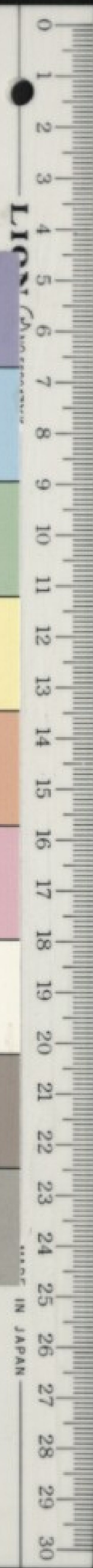
اُن کی میراث میں نبوت و رسالت آئی پر دوسروں کی میراث میں دنیوی ریاستیں۔ لہٰذا بڑے چھوٹے بجائے کی جمالی اور جلالی نعمتیں اپنی اپنی جگہ خدا کے جلال کا وسیلہ بن گئیں۔ مگر دینی نعمتیں چھوٹوں کے حصہ میں جا کر اُن کے لئے اور کل بنی نوع انسان کے لئے عظیم الشان فضیلت کا سبب بنگئیں۔ دیکھو خروج ۴: ۲۲-گنتی ۲۳: ۸-۹ استثنا ۴: ۳۴ استثنا ۳۲: ۹-۲ سموئیل ۷: ۲۴-زبور ۸۰: ۵ استثنا ۴: ۳۷-د ۱۰: ۱۵-رومیوں ۱۱: ۲۸ یرمیا ۳۱: ۱-۴-رومیوں ۹: ۵ یسعیاہ ۴۴: ۱-۸ اور پیدائش ۱۲: ۱-۳ و گنتی ۲۴: ۹ آیت میں اسرائیل کو عجیب فضیلت دی گئی کہ جو اُن کو برکت دیگا وہ مبارک ہوگا۔ جو اُن کو لعنت دیگا وہ لعنتی ہوگا۔ سچ ہے کہ بنی اسرائیل دنیا کی ساری قوموں سے بلند کئے گئے۔ اور اُن کا درجہ اور رتبہ اونچا کیا گیا اور وہ جہان کی برکتوں کے لئے وسیلہ ہونے کو چنے گئے اُن کے حق میں یہ لکھا ہے وہ اسرائیلی ہیں اور لے پالک ہونے کا حق اور جلال اور عہود اور شریعت اور عبادت اور وعدے انہیں کے ہیں اور قوم کے بزرگ انہیں کے ہیں اور جسم کے رو سے مسیح بھی انہیں میں سے ہوا جو سب کے اوپر اور ابد تک خدائے محمود ہے۔ آمین رومیوں ۹: ۴-۵-اسرائیل کی فضیلت اور سرفرازی اور فضیلت اور بزرگی اس ہی بات کے لئے تھی کہ آنے والے مسیح کا ظہور اسی قوم سے ہو۔ ۔ ۔ یسعیاہ ۲: ۱-۵ یوحنا ۴: ۲۲۔ اور یہودی قوم کی ساری امید آنے والے مسیح پر تھی جو ابراہیم اور اضحٰق اور یعقوب کی نسل اور یہوداہ کے فرقہ اور داؤد بادشاہ کے خاندان سے پیدا ہونے والا تھا۔ اور یسعیاہ نبی کی نبوت کے مطابق وہ ایک کنواری سے جو داؤد کے خاندان سے تھی پیدا ہوا۔ اور بیت اللحم نامی مشہور یہودی بستی میں اُس کا ظہور ہوا میکاہ ۵: ۲۔ پس بنی اسرائیل کی فضیلت کا اصل سبب اس قوم میں خدا پرستی اور الٰہی دین اور انبیاء اور الٰہی کتابوں کا پیدا ہونا تھا پر خاص سبب یسوع مسیح کا پیدا ہونا تھا جس کے وسیلے سے ابراہیم کی تمام برکت زمین کے کناروں تک پہنچی۔ یسوع مسیح کی جگہ کوئی دوسرا لے نہیں سکتا۔

پادری بوٹا مل

سات سال کی لگاتار کوشش وناکامی کا عبرت انگیز نظارہ

امتحان انٹرنس تک گویا لڑکپن ہی کا زمانہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس سے آگے بڑھے تو گویا آنکھیں کھل گئیں۔ سکول لائف کے مبہم خیالات نے عملی جامہ پہننا شروع کیا۔ آرزوئیں بڑھ بڑھ کر عنقا صفت اوج کی خیالی سیر دکھانے لگیں۔ حقیقت یہ کہ اب پختہ سال ہوئے۔ سوسائٹی اور وہ بھی مہذب سوسائٹی کے زمرہ میں شمار ہوئے۔ ادھر خویش واقارب کی نگاہ میں فضیلت کی ڈگری مل گئی بس انہی بے وقعت دلچسپیوں نے میرے خیالات میں نمایاں فرق کر دیا۔

مگر آہ یونیورسٹی کے امتحانی حربہ نے مجھے پے در پے ناکامیابی کے تاریک غار میں دھکیلا۔ شائد اس وجہ سے کہ میری آرزوئیں مٹ جائیں اور میری آئندہ اُمیدیں ہمیشہ کے لئے منقطع کر دی جائیں۔ مگر میری دلی تمنائیں ہمیشہ میری کمر ہمت بندھاتی رہیں اور مجھے یقین واثق تھا کہ کوشش جو جوش عمل کے ساتھ کی جاوے پھل لاتی ہے۔ میں خود کامیاب



ہوگا - اور نہ دور نہیں کہ میرے نام کے ساتھ بی۔اے کی فخریہ ڈگری کے صرف دو حروف ثبت کر دیئے جاتے۔

ناظرین فسٹ ایر کورس میں سائنس مجھے خصوصیت سے پسند تھا - کیونکہ درجہ مڈل ہی سے میرا رجوع سائنس کی طرف تھا - پھر یہ بھی ضروری تھا کہ ایف - ایس - سی ہونا گویا کامیابی کا پہلا زینہ ہے - اور ایف - ایس - سی کی کامیابی پر ڈاکٹرلائن کا دروازہ کھل جاتا ہے - اس لئے میں نے نہایت خدومد سے فسٹ ایر میں کوشش کرنی شروع کی - مگر سال کے آخر ہی میں پروفیسر سائنس نے مجھ پر بخوبی روشن کر دیا کہ مجھ میں سائنس کی قابلیت نہیں ہے اور ساتھ ہی فصیح دلائل سے یہ بھی ثابت کر دیا کہ سائنس کے دقیق مسائل میرے ذہنی قواء سے بالکل بعید از فہم ہیں - اب سوائے اُس کے چارہ ہی نہ تھا کہ فارسی کورس جاری کر دیا جاوے - غرض سائنس کی ناقابلیت پر مجھے ایک سال کے لئے اور فسٹ ایر میں ہی ڈیٹین کر دیا گیا -

فارسی کے لئے صرف مجھے اتنا یاد ہے کہ زمانہ سلف میں شاہان ہند کی زبان فارسی تھی اور شعراء کے نزدیک نہایت شیریں زبان تصور کی جاتی تھی - مگر مجھے اس سے کیا - مجھے تو صرف انٹرمیڈیٹ کی کامیابی مطلوب تھی - آخر امتحان دیا گیا - مگر دہی تین کانے - فارسی ممتحن نے میری قسمت کا فیصلہ صرف ایک لفظ فیل سے کر دیا - اب میں اپنے ہمچشموں کی نظروں میں اپنے آپ کو نہایت ہی کمتر خیال کرتا تھا - مجھے معلمان کالج سے ایک قسم کی نفرت تھی اور ہو سکتا ہے کہ کالج مجھ سے متنفر ہو -

ادھر میرے سرپرستوں نے میری ہمت بندھائی میری تسلی اور تشفی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا - اور یہاں تک مجھے دلاسا دیا کہ دوسرے کالج میں فوراً انتظام کر دیا گیا اور جناب پرنسپل صاحب کی مہربانی سے فیس معاف کر دی گئی - ادھر ابا جان نے شفقت پدری سے روپیہ کوڑیوں کی طرح مجھ پر نثار کر دیا - یعنی مجھے ایک قابل معلم فارسی کی شاگردی مرحمت ہو گئی - اب کے پھر امتحان ہوا - اس دفعہ انگلش اگزامنر مجھ خستہ حال پر برس پڑے لہذا اخبارات نے میرا نام شائع نہ کیا - طرفہ یہ کہ انگریزی میں کالج کی طرف سے مجھے اعزازی میڈل بھی مل چکا تھا -

خیر اب کے پھر یہ صلاح ٹھہری کہ اکس سٹوڈنٹ ہو کر قسمت آزمائی کی جاوے - مگر پھر انگریزی میں فیل کر دیا گیا - بار بار فیل ہونے سے میرے قوائے ذہنی بھی سلب ہو چکے تھے - مگر جوش کا یہ عالم تھا کہ کم و بیش چھ دفعہ یونیورسٹی نے فیل کیا اور ایک سال کے لئے جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے فسٹ ایر ہی میں رہنا پڑا - میرے ہم جماعت شاید ایم - اے بھی ہو چکے ہونگے - نہیں معلوم اب مجھے کیا کرنا چاہئے - اب سوائے اس کے کہ میرے قدیمی کرم فرما میرے حال زار پر توجہ فرمائیں اور کوئی خواہش باقی نہیں کہ روزگار مل جائے - زیادہ نہیں تو دال چپاتی ہی سہی

فقط - رابرٹ سالوسن متلاشی روزگار

نیگسن آبادی

امرتسر ۱۴ ستمبر - ٹھاکر سنگھ سب انسپکٹر سی آئی - ڈی نے ۱۰ ستمبر کو بھائی موہن سنگھ کو گرفتار کر کے دہلی کی پولیس کے حوالے کر دیا ہے - کیونکہ کہا جاتا ہے کہ اُسے دہلی میں ایک گھوڑی ساز سے اپنے آپ کو ایک ریاستی اہلکار ظاہر کر کے ایک جیبی گھڑی خرید لی تھی - اور وہاں سے بغیر دام ادا کئے امرتسر آگیا تھا -

(بندے ماترم)

مرحوم و مغفور پادری مولوی عزیزالدین خان آنجہانی

معزز ناظرین نورافشاں یہ خبر سنکر ضرور رنجیدہ و افسردہ ہونگے - کہ ہمارے ایک پرانے مسیحی پادری سن رسیدہ فہیم و عاقل و خوش دیدہ - جناب پادری مولوی عزیز الدین خاں پشاوری عرصہ تین ماہ بیمار رہ کر اس عالم بے وفا و فانی سے بعمر ۶۲ سال بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۹۲۵ء بروز سنیچر بوقت ایک بجے دن بمقام کامل پور خداوند میں سو گئے ہیں - چونکہ جناب مرحوم و مغفور سی - ایم - ایس کے ایک ممبر اعلیٰ تھے - اگرچہ وہ عرصہ ۳½ سے امریکن مشن میں خدا کا کام کر رہے تھے - مگر تاہم جناب نے رحلت فرمانے سے پیشتر - اپنے دلبندان کو عموماً اور اپنے عزیز دوست جناب ڈاکٹر ناصر صاحب سکریٹری کامل پور کو خصوصاً یہ وصیت کی کہ میرا مدفن قبرستان سی - ایم - ایس پشاور نزد وزیر باغ ہووے - وفادار و جان نثار وصیت یافتہ اصحاب نے رُوح پاک کے پرواز کرتے ہی جناب پادری سی - اے ہنیڈر صاحب بی - اے مشنری انچارج سی - ایم - ایس پشاور کو واقعہ بالا کی بابت تار دیا - کہ مہربانی کر کے قبر کا بندوبست کیا جاوے اور کہ ہم کل صبح یعنی ۱۳ - ۹ - ۲۵ جناب پادری صاحب کی لاش مبارک کو اُن کے وطن کو لائے کھڑے ہیں - ادھر جناب پادری صاحب موصوف تار ہے بائیسکل پر سوار ہو تقریباً ۴½ بجے بوقت دیگر جناب مسٹر جے - سی گھوش ہیڈ ماسٹر صاحب کے ہاں پہنچے - فوراً بندہ کو بھی طلب کیا گیا اور ذکر بالا کرتے ہوئے فرمایا کہ قبر کن کو دیکھنا چاہئے -

خادم فوراً قبر کن کا دولت خانہ پوچھتا پوچھتا پہنچا مگر غیر موجود اور اندر سے آواز آئی کہ گھنٹے کے بعد ملیگا۔ خبر اسی دم اطلاع دی کہ "نہیں ہے"۔ یعنی نہیں ملا بعد ازاں جناب پادری صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب موصوف بائیسکلوں پر سوار ہو فوراً قبرستان پہنچے وہاں قبرستان کا مالی موجود تھا۔ جونہی مالی کے ہاں قبر کا ذکر کیا گیا بابا مالی آناً فاناً قبر کن کو کسی گوشہ میں سے پکڑ لایا۔ القصہ قبر کا حکم دیا گیا کہ کل صبح ہی صبح تیار ہو جاوے اور ادھر پادری صاحب مذکور نے نوٹس پھرا دیا کہ کل صبح کی بندگی کے بعد جناب پادری مولوی عزیز الدین خاں کا جنازہ ہوگا (جو کہ یہاں لایا جا رہا ہے) اُدھر کا ملپور والے حضرات نے مرحوم و مغفور کو غسل دے تقش تابوت میں ڈال آہ و فغاں کرتے فوراً ریلوے اسٹیشن کا ملپور پہنچے۔ رات بھر ریلوے اسٹیشن پر گذاری اور علی الصبح ۵ بجے ۱۳ $\frac{9}{10}$ ایکسپریس (ٹرین) پر لاش اقدس رکھ کر $\frac{1}{2}$ ۷ بجے صبح $\frac{1}{2}$ ۲ گھنٹہ میں چھاؤنی ریلوے اسٹیشن پشاور پہنچائی اور وہاں سے سیدھے شہر کے اندر گرجا مقدس کے دروازے کے پاس مغفور کی نعش مبارک لا رکھی اور بعد از تحقیق معلوم ہوا کہ جناب پادری صاحب مرحوم کے دو صاحبزادوں اور تین صاحبزادیوں کے علاوہ جناب پادری والڈ صاحب اور جناب ڈاکٹر ناصر صاحب اور ایک دو اور اصحاب بھی تشریف لائے ہیں۔ کسی کی مصیبت میں اپنی محبت دکھانا یہی ایک مسیحیت ہے کہ جسکو ہم سچی مسیحیت کہہ سکتے ہیں ادھر تمام کلیسیا میں خبر ہوا کی طرح پہلے ہی پھیل چکی تھی۔ الغرض کلیسیا جوق در جوق جمع ہو گئی۔ مگر تاہم نوٹس جنازہ گرجۂ مقدس کے در پر چسپاں کیا گیا۔

تقریباً $\frac{1}{2}$ ۱۰ بجے جناب مرحوم کا جنازۂ مبارک صبح کی بندگی کے بعد بڑی عزت و تکریم سے قبرستان پہنچایا گیا۔ قبرستان میں یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی میلا ہے۔ القصہ جناب اقدس کا جنازہ مبارک جناب ڈاکٹر ناصر صاحب نے پڑھا اور جو محبت کہ اُن کو پشاور کی کلیسیا کے ساتھ دنیائے فانی سے کوچ کرتے وقت تک تھی اور اپنی دعاؤں میں بھی اکثر یاد کرتے رہتے تھے اور علاوہ ازیں آپ کی خوش اخلاقی اور اعلیٰ صفتِ عفو کی تعریف کرتے ہوئے نعش مقدس کو خاک کے حوالے کیا۔ اب دعا بندہ یہ ہے کہ خداوند خدا آسمانی باپ مرحوم و مغفور کے پسماندگان کو راحت و تسلی عطا کرے اور اُن کی باقی زندگی ایسی ہی گذارے جیسی کہ مرحوم پادری عزیز الدین خاں صاحب کی تھی۔ آمین

غمخوار۔ غلام حسن غوری۔
شہر پشاور

لائلپور چرچ پلپٹ

ہم اپنے ناظرین کرام کی خاص توجہ اُن پیغامات کی طرف خاص طور سے مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ جو "لائلپور چرچ پلپٹ" کے عنوان سے نکل رہے ہیں پادری وزیر چند صاحب بی۔ اے پنجاب کے مشہور و معروف پاسٹروں میں سے ایک ہیں جن کے پیغامات عجیب و غریب انتخاب ہوا کرتے ہیں۔ ان میں اختصار اور معانی و مطالب کی کثرت و جامعیت ایسی کوٹ کوٹ کر بھری ہے کہ جس کو پڑھتے پڑھتے دل تڑپ اُٹھتا ہے۔ ضرورت زمانہ کے اعتبار سے آپ کے پیغامات ایسے ہیں کہ گویا ہندوستان اور دنیا بھر کے مسیحی آپ کی بابصیرت آنکھ کے آگے بے پردہ ہیں۔ آپ ایسے عجیب طرز سے مسیحیوں کی زندگی کو کلام سے چھوتے ہیں کہ شفا کا اثر پیدا ہوتا نظر آ جاتا ہے۔ ہم ہر ایک مسیحی سے التماس کرتے ہیں کہ وہ خدا کے برگزیدہ خادم کے پیغامات کو خاص طور سے پڑھے اور فائدہ اُٹھائے۔

سوراجی اور گورنمنٹ

لیجس لیٹو اسمبلی کے اجلاس ہو رہے ہیں۔ اب تک سوراجی ممبران اسمبلی گورنمنٹ کو دو دفعہ شکست دے چکے ہیں۔ جس کے سبب سے قومی اخبارات میں فرحان پیدا ہو گئی ہے۔ گو کسی کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اس فتح و شکست کا کیا انجام ہوگا۔ لیکن ایک بات تو ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ اپنی شکستوں سے عاجز ہونے کی نہیں ہے نہ سوراجیوں کی فتوحات سے سوراجیہ مل جائیگا۔ اگر ہمارے رہنما گورنمنٹ کو شکست پر شکست دینے کا نام سوراجیہ رکھتے ہوں تو وہ دن بھی دور نہیں جب ہمارے رہنما خود ہار کر بیٹھ جاوینگے اور گورنمنٹ پھر بھی قائم رہیگی۔ بڑی بات گورنمنٹ کے ساتھ بھڑ کر زور آزمائی کرنا نہیں۔ بہ گورنمنٹ اور رعایا میں باہمی خوش اعتقادی اور اعتبار قائم رکھتے ہوئے سوراجیہ حاصل کرنا ہے۔ گورنمنٹ محافظت ہند اور امن و سلامتی کے لئے قائم ہے۔ اس سے مخالفت پیدا کر کے خود اس کی بقا و حیات کے زمانہ کو بڑھانا ہے۔ گورنمنٹ کی شکستوں کا نتیجہ ہرگز سوراجیہ پیدا نہیں ہوتا یہ ہمارا خیال ہے ممکن ہے کہ غلط ہو۔

مراکو میں جنگ

سالہا سال سے سپین اور مراکو کے باشندوں میں جنگ تھی۔ کچھ عرصہ سے اہلِ مراکو نے غلطی سے فرانس سے بھی جنگ چھیڑ لی۔ ابتدائی فتوحات سے اہلِ مراکو کے حوصلے ضرور بڑھے۔ آخرکار

جب اہلِ فرانس اور اہلِ سپین باہم ملگئے تو اہلِ مراکو کے لئے ناقابلِ تسخیر صورتیں پیدا ہوگئیں فرانس اور سپین نے مہینوں کی تیاری کے بعد اہلِ مراکو کی سرکوبی کے لئے حملہ شروع کردیا ہے۔اب ہرجگہ اہلِ مراکو پسپا ہورہے ہیں۔ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اب اہلِ مراکو کی آزادگی کی امید پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔اگر اہلِ مراکو یورپ کی دو طاقتوں کو شکست دے کر آزاد ہوگئے۔تو یہ ایک تاریخی معجزہ ہوگا۔

ہندو مُسلم اتحاد

نامعلوم ہمارے ہندو صاحبان نے شدھی اور سنگھٹن کی تحریکیں کیسے منحوس وقت شروع کی تھیں کہ آئے دن ہندو مسلمانوں میں نفاق و جُدائی زیادہ ہی پیدا ہوتی آئی۔ان امن پسند قوموں میں آج کے دن باہمی اتحاد و اعتبار کافور ہے۔اخبارات ایک دوسری قوم میں نفاق بڑھانے کو ہی قومی فرض سمجھ رہے ہیں۔ہندو اخبارات کی روش واقعی افسوسناک ہے۔وہ مسلمانوں کے خلاف پرکے پرند اور تل کے پہاڑ بنانے میں کوئی کسر نہیں کرتے ہم اپنے ہندو بھائیوں سے اور مسلمان دوستوں سے گذارش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔کہ آخر ہندو مسلمانوں نے ہند میں رہنا ہے۔تم ایک دوسرے کے دشمن بنکر تاقیامت ملک و قوم کی فلاح و بہبودی نہیں دیکھ سکتے۔پھر مسلمانوں کو ہندوؤں کے خلاف اور ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف شور مچانے سے کیا حاصل۔کیا سوراجیہ کے ہندو مسلمان ایسے ہی ہونگے؟

محاصرہ مدینہ

تازہ خبروں سے پایا جاتا ہے کہ کہ ابن سعود کی فوج نے مدینہ کا محاصرہ کرکے اہلِ شہر کو سخت مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔محصورین اسباب زندگی کی کمی کے باعث سخت تنگ ہورہے ہیں اُنہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں سے روپیہ اور آدمیوں کی امداد کے لئے نہایت زور سے درخواست کی ہے۔ہماری سمجھ میں اگر ہندوستان کے مُسلمان باہمی جھگڑوں کو چھوڑ کر اگر اہلِ مدینہ کی مدد کا کچھ انتظام فرمائیں تو نہایت مناسب ہوگا

خبریں

ہم نہایت افسوس کے ساتھ لکھتے ہیں کہ کل مسٹر جوڈا کا انتقال ہوگیا اور آج ۱۶ ستمبر ۱۹۲۵ء کی صبح کے نو بجے آپ کا جنازہ ہُوا ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا مرحوم مسٹر جوڈا کے عزیز و اقارب کے دل کو تسلی اور صبر عطا فرمائے

امرتسر ۱۴ ستمبر۔شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی کارکن کمیٹی نے جنرل کمیٹی کا ایک اجلاس ۴ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو اکال تخت میں بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔جنرل کمیٹی موجودہ صورت معاملات پر غور کرنے کے علاوہ نئے گوردوارہ ایکٹ پر جو پاس کیا گیا ہے۔لاہور اور میانوالی جیل کے مقید لیڈروں کی طرف سے علمدرآمد کی مناسبت پر بھی بحث کریگی۔

(بندے ماترم)

لنڈن ۱۲ ستمبر۔فنانشل ٹائمز کے نامہ نگار جنیوا سے انٹرویو کے دوران میں ترکی وزیر خارجہ توفیق بے نے کہا کہ ترکی کو موصل کے تیل سے کوئی دلچسپی نہیں۔اس کے ثبوت میں ترکی نے تیل کی ہر گیلن جو موصل میں دستیاب ہو۔برطانیہ کے حوالے کی پیشکش کی ہے۔علاوہ ازیں برطانیہ کو تمام تجارتی سہولیات مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔علاوہ ازیں ترکی برطانیہ کے ساتھ عراق کے باقی حصہ میں وہی پہلی سی حالات قائم رکھنے کے لئے تیار ہے۔اپنا بیان ختم کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا کہ ترکی برطانیہ سے اپنے دوستانہ تعلقات ازسرِنو قائم کرنے کا بڑا خواہشمند ہے۔

(//)

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ڈیلی ایکسپریس نے قاہرہ کا ایک تار شائع کیا ہے کہ مستقبل قریب۔شاہ حسن ابن سعود اور برطانیہ کے نمائندوں میں حجاز کی صورت معاملات کے متعلق بمقام جدہ ایک کانفرنس ہوگی۔

(//)

لنڈن ۱۱ ستمبر۔شنگھائی میں ۳۰ مئی کے فسادات کے سلسلہ میں جو گولی چلائی گئی تھی۔اس کے متعلق پبلک جوڈیشل تحقیقات کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی ہے۔برطانیہ نے اپنی طرف سے سر ہنری گالن چیف جسٹس ہانگ کانگ کو اس کا ممبر نامزد کیا ہے۔

(//)

پیرس ۱۳ ستمبر آج کے سرکاری اعلان سے ظاہر ہے کہ حملہ آور فوجوں نے اپنا کام شروع کردیا ہے۔پیش رو دستوں نے کئی ایک نئے دیہات اور ضروری مقامات پر قبضہ کرلیا ہے۔

(//)

پیرس ۱۳ ستمبر۔فرانسیسی فوجوں نے بنی زرول قبیلہ کے دار الحکومت روائی بوم جوت پر قبضہ کرلیا ہے۔

پیرس ۱۲ ستمبر۔ آج کا کیمونک مظہر ہے کہ حملہ آور دستوں نے اپنے احاطہ کار کو وسیع تر کر دیا ہے۔ اور نہایت قابل قدر نتائج بر آمد ہو رہے ہیں بہت سے نئے گاؤں قبضہ میں کئے گئے ہیں۔

(رر)

پیرس ۱۳ ستمبر۔ اکو ڈی پیرس لکھتا ہے کہ ۲۱ اگست کو جنرل سیرل نے جو یہ لکھا تھا کہ بالکل امن و امان ہے۔ اس وقت دمشق میں جنرل سٹرانگ کا ایک خطرہ لگا ہوا تھا۔ جنرل سیرل کے ہتھکنڈوں کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ۲ ہزار مسلم اعرابیاں کے حامیوں سے مل گئے اور شام میں فرانسیسی حکومت کے قیام کے خلاف مظاہرے کئے گئے۔ اور شام کے لئے خود مختار حکومت کا مطالبہ کیا۔ مخالف قبائل کی سرگرمی کی وجہ سے حلب۔ سکندریہ والی سڑک غیر محفوظ ہے۔

(رر)

دمشق ۱۲ ستمبر۔ باہر مشقت کرنے کے بعد جب ایک سو قیدی شام کو واپس جیل میں آ رہے تھے تو انہوں نے بھاگ جانے کی کوشش۔ جن پر سپاہیوں نے گولیاں چلائیں۔ ۷ آدمی مارے گئے اور آٹھ زخمی ہوئے۔ قریباً ۵۰ قیدی پکڑے گئے اور باقی بھاگ گئے۔

(رر)

جنوا ۱۳ ستمبر۔ شاہ فیصل کو اب مکمل آرام ہے۔ اور آپ وسط اکتوبر میں بغداد پہنچینگے۔

(رر)

امرتسر ۱۴ ستمبر۔ مقامی پولیس نے ایک شخص موہن سنگھ کو گرفتار کیا ہے۔ جس نے دہلی میں اپنے آپ کو ایک ریاست کا پولیس افسر ظاہر کیا تھا۔

(رر)

عوام کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کی جاتی ہے کہ بازاروں میں چھوٹی چھوٹی سرخ رنگ کی ٹکیاں بچوں کی تفریح کے لئے بکتی ہیں۔ جنہیں پنجاب میں مچھر کہتے ہیں۔ ان ٹکیوں کو رگڑا جائے تو ان سے ایسی آواز پیدا ہوتی ہے جس سے بچے خوش ہوتے ہیں۔ حال میں صاحب سول سرجن حصار کی طرف سے صاحب کیمیکل اگزامینر گورنمنٹ پنجاب کو ایک حادثہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے جن میں ایک اڑھائی سالہ بچے کو اس قسم کی ایک ٹکیہ کے کھا جانے سے زہر چڑھ گیا تھا۔ اس ٹکیہ کے کیمیائی تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں فاسفورس ہے اور کسی قدر پارہ اور کلوریٹ آف پوٹاش۔ فاسفورس تو اس ٹکیہ میں زہریلا مادہ ہے اور اس کے دیگر اجزا رگڑنے سے آواز پیدا کرتے ہیں۔ اگر اس ٹکیہ کے چھوٹے سے ٹکڑے کو دیا سلائی دکھائی جائے تو آتشبازی کی طرح فوراً بھڑک اُٹھتا ہے اور اس سے کسی بچے کا جل اُٹھنا یا کسی مکان کو فوراً آگ لگ جانا بالکل ممکن ہے ان امور کو مد نظر رکھ کر عوام کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ بچوں کو ان آتشگیر ٹکیوں کے خریدنے اور ان سے کھیلنے کی اجازت دینا خطرہ سے خالی نہیں

(ڈائرکٹر صیغہ اطلاعات پنجاب)

الہ آباد ۱۱ ستمبر۔ کہا جاتا ہے پرسوں ۱۱ بجے دن کو الہ آباد میں اغوا کا جرات و بسالت آمیز وقوعہ ہوا اس وقوعہ کے متعلق گواہوں نے پولیس میں حسب ذیل بیان دئے ہیں۔

میور سنٹرل کالج کے پاس ہی جو نعلبندی ٹولہ نامی محلہ ہے۔ اس میں ایک نوجوان برہمن لڑکی اپنے گھر میں اکیلی کھانا پکا رہی تھی۔ اس مکان میں ایک آدمی داخل ہو گیا اور لڑکی کو زبردستی پکڑ کر سڑک پر لے آیا اور وہاں ایک یکہ پر جو پہلے ہی وہاں کھڑا تھا۔ اس لڑکی کو سوار کر دیا۔ اس یکہ پر دو اور آدمی بھی تھے اور یکہ اس مغویہ کو لیکر یونیورسٹی اور غنارف بل سڑکوں پر ہوتا ہوا گذر گیا۔ کہا جاتا ہے کہ لڑکی کئی مقامات پر یکہ سے کود پڑی۔ مگر اُسے پھر پکڑ کر سوار کرایا جاتا رہا۔ اس کی امداد کے لئے چیخ و پکار نے لوگوں کو اس کی جانب متوجہ کیا۔ اور بعض طالب علم مفرورین کے تعاقب میں روانہ ہوئے۔ اور وہ ایک گرجا گھر کے احاطہ میں مل گئی۔ کہا جاتا ہے کہ ان تین اغوا کنندگان میں ایک نجار دوسرا چمار تیسرا مسلمان تھا تحقیقات جاری ہے۔

(رر)

کانپور میں بادشاہی دروازہ میں پولیس نے ایک مسلمان یکہ والا کو اس لئے گرفتار کر لیا کہ پہلے وہ اپنے آپ کو ہندو بتلاتا تھا۔ لیکن جب وہ تہ بند پہننے لگا اور اُس کا سر کھول کر دیکھا گیا تو اُس کے چوٹی نہیں تھی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہے۔ اسی شک پر پولیس نے اُسے گرفتار کر کے اُس کا چالان کر دیا ہے۔

(رر)

پیرس ۱۱ ستمبر۔ لندن کے ایک مراسلہ سے ظاہر ہے کہ اہل دروش نے جبل الاروش کے پایہ تخت سویدا کو خالی کر دیا ہے۔ لیکن سرکاری طور پر ابھی اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔ مراسلہ میں یہ بھی تحریر ہے کہ دروشی فوجیں ابھی تک سویدا کے مورچہ بند مقامات پر قابض ہیں۔ اور انہیں فرانسیسی محاصرین نے حملہ کرنے کے محفوظ مقام کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ مگر فرانسیسیوں نے خود ہی اُن پر حملہ کر دیا (رر)



ڈی ایل ایل پی جی۔ پنجاب میں پولیس کے سب انسپکٹروں کی تعداد ۳۰۵۴ ہے۔ اس کے مقابلہ میں مدراس میں ۳۰۸۲ سب انسپکٹر ہیں۔ اس تناسب سے ظاہر ہے کہ گریجوایٹوں کو بطور سب انسپکٹر پولیس بھرتی کرنے کے معاملہ میں پنجاب کو مدراس جیسے ترقی یافتہ صوبہ پر نمایاں تفوق حاصل ہے۔

اطلاع

یکم جنوری ۱۹۲۵ء کو رات کے ۹ بجے چار ڈاکو موضع شاہ والا ضلع شاہ پور میں داخل ہوئے اور مسمی گودھا رام کے گھر پر ڈاکہ ڈالا۔ اتفاق سے گھر میں گودھا رام کے دو لڑکے بساکھی رام اور رام دولیا موجود تھے۔ ڈاکوؤں نے اُن سے زبردستی مال چھینتے کے انہیں سنگینوں سے زخمی کر دیا۔ اس اثنا میں گھر کی ایک عورت نے شور برپا کر دیا۔ بہت سے گاؤں والے جمع ہو گئے۔ ڈاکوؤں نے مڑ کر بندوق کے فائر کئے۔ لیکن باوجود اس کے گاؤں والوں نے تعاقب برابر جاری رکھا۔ آخر کار اُنہوں نے چار ڈاکوؤں کو جن کے قبضہ سے دو رائفلیں۔ ایک سنگین۔ ایک گنڈاسا اور ایک شکار بند۔۔۔۔ جس میں گولیاں تھیں برآمد ہوئے۔ پکڑ لیا۔ باقی دو ڈاکو اس وقت بچکر بھاگ گئے تھے۔ بعد میں گرفتار کر لئے گئے۔ مقدمہ چلانے پر عدالت سشن نے پانچ ڈاکوؤں کو سات سال کی قید بامشقت کی سزا دی اور چھٹے قیدی کو بری کر دیا۔

گاؤں والوں کا یہ شجاعانہ اور جانبازانہ کارنامہ واقعی قابل ستائش تھا۔ لہٰذا صاحب انسپکٹر جنرل پولیس نے گاؤں کے اُن آدمیوں کے لئے جنہوں نے تعاقب کیا تھا مبلغ ایک ہزار روپے کا نقد انعام منظور فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں سارے گاؤں نے اس موقع پر جس ہوشیاری۔ جرات اور دلیری کا ثبوت دیا ہے۔ وہ اس قابل کی تھی کہ گورنمنٹ کی طرف سے اس کی نمایاں قدر افزائی کی جاتی۔ اس لئے معلّے القاب نواب گورنر بہادر با جلاس کونسل نے معاملہ زمین بابت ربیع ۱۹۲۵ء جو اس موضع کی طرف سے گورنمنٹ کو واجب الادا تھا معاف کر دیا ہے۔

مظفر خان
ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات۔ پنجاب
مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۵ء

تمسکات پنجاب ۱۹۳۷ء

۱۔ پنجاب گورنمنٹ نے قرض کے لئے یہ کیوں اعلان شائع کیا ہے؟

تاکہ صوبہ پنجاب کی ترقی اس روپیہ سے ہو جو صوبہ پنجاب سے قرض لیا گیا ہے

۲۔ یہ قرض کیا ہے؟

پنجاب گورنمنٹ ایک کروڑ روپیہ قرض لیکر دریائے ستلج کے نشیب کے میدان پر اور اس میں نہریں جاری ۔۔۔ کرنے پر خرچ کرنا چاہتی ہے۔

۳۔ اس روپیہ کی ضمانت کیا ہے؟

پنجاب گورنمنٹ کی تمام آمدنی قرض کے لئے روپیہ کی ضمانت ہے۔

۴۔ سود کتنا ملیگا؟

۵ ۳/۴ فیصدی

۵۔ قرض کا روپیہ گورنمنٹ کی طرف سے قارض کو کب ملیگا؟

بارہ برس کے بعد لیکن اگر قرض خواہ ستلج کے نشیبی میدان میں زمین خریدنا چاہے تو اس کے قرض کا روپیہ زمین کی قیمت میں یا اس کے کسی حصہ کی قیمت میں وصول کر لیا جائیگا۔

۶۔ اس قرض کا روپیہ دینے کے لئے کہاں درخواست کی جائے؟

روپیہ دینے کے لئے کسی خزانہ میں یا خزانہ ماتحت میں یا اس کی کسی شاخ میں یا امپریل بینک پنجاب میں جاؤ۔

۷۔ کس طرح روپیہ دینے کی درخواست کیجائے؟

مذکورہ بالا جگہوں میں جا کر قرض دینے کا فارم مانگ لو اُسے بھر کر یہ فارم اور روپیہ وہاں داخل کر دو۔

۸۔ سود کب سے ملنا شروع ہو جائیگا؟

اسی تاریخ سے جس تاریخ پر روپیہ قرض دیدیا تھا۔

۹۔ کس طرح قارض سود وصول کریگا؟

جس روز تم نے قرض کا روپیہ خزانہ میں داخل کر دیا اُسی روز سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء تک کا سود تم کو مل جائیگا۔ اس کے بعد ششماہی پر سود ملا کریگا پنجاب میں ہر ایک خزانہ یا خزانہ ماتحت سے سود مل سکیگا۔ جس سے آپ سود کے لئے درخواست کرینگے۔

۱۰۔ اس قرض کے لئے کب سے کب تک روپیہ دیا جا سکتا ہے۔

۱۲ ستمبر ۱۹۲۵ء تک۔ جب ایک کروڑ روپیہ گورنمنٹ کو قرض میں مل گیا اُسی وقت قرض لینا بند کیا جائیگا۔

۱۱۔ میں گورنمنٹ کو کیوں قرض دوں؟

کیونکہ روپیہ کی اعلیٰ ضمانت ہے اور اعلےٰ سود ملتا ہے۔

کیونکہ مجھے یہ اختیار بھی ملتا ہے کہ جب چاہوں اُسی وقت روپیہ کو زمین سے بدل سکتا ہوں۔ کیونکہ میں اپنے صوبہ کی ترقی کے لئے نیک شہری کے فرائض کو پورا کرتا ہوں۔

ہُلمس آئرڈنگ۔ سکریٹری گورنمنٹ
فائنیس ڈیپارٹمنٹ۔

سیالکوٹ کنونشن

سیالکوٹ تیئسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۳ ستمبر سے ۲۹ ستمبر ۱۹۲۵ء تک ہوگا۔ جس میں خداوند یسوع مسیح کی بادشاہت کا جلال ظاہر کرنے اور دلی خواہشات کو تسلی دینے کا نادر موقع ہوگا۔ تمام احباب سے التماس ہے کہ اس جلسہ میں تشریف لاکر اسکی زینت کو بڑھا دیں۔ دیگر اپنا نام و پتہ مندرجہ ذیل سرنامہ پر تحریر فرمائیں۔ تاکہ رہنے کا عمدگی سے انتظام ہوسکے۔ اخراجات رہایش ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ رہایش مستورات بنگلہ میں فی عورت	۵	روپیہ
۲۔ رہایش مرداں بنگلہ میں فی کس	۵	"
۳۔ ڈبل پردے کا خیمہ مع دیگر سامان فی کس	۵	"
۴۔ اکیلے پردے کا خیمہ	۱	"
۵۔ طلباء کے جماعت کا کمرہ برائے مستورات فی عورت	۲	"
۶۔ بورڈنگ ہاؤس مستورات کے لئے	۱	"
۷۔ خاندانی چھولداری بغیر سامان دیگر فیصدہ	۱	"

از سکریٹری کنونشن۔ ڈبل۔ ڈبلیو۔ دھرم سالہ۔ پنجاب۔

ضرورت ۲/۱

مشن سکول چوہڑکانہ کے لئے ایک مسیحی اُستاد ایس۔ وی یا جے۔ اے۔ وی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ درخواست کنندے اپنی اپنی درخواستیں

پرنسپل مشن سکول چوہڑکانہ
ضلع شیخوپورہ

کے پاس روانہ فرمائیں

اشتہار ۳/۱

جملہ مسیحی احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ بندہ پہلے مشن میں ہوکر خدا کی خدمت کرتا تھا۔ مگر خاکسار نے یہ مناسب جانا کہ اپنے ہاتھوں کی کمائی کرکے خدا کی خدمت ہر جگہ کرسکے۔ چنانچہ یہ ارادہ کرکے اس خاکسار نے ایک بیکری کی دکان شہر لاہور میں کھولی ہے۔ جس میں کیک۔ پیسٹری بسکٹ۔ ڈبل روٹی بموجب آرڈر تیار ہوتی ہے۔ سب مال گھی اور مکھن کا ہے اور خوبی یہ کہ بہ نسبت دکانداروں کے ارزاں ہے۔ بندہ نے اس وقت سولجرز کرسچن ایسوسی ایشن ڈگشئی میں بیکری کی دکان کھول رکھی ہے۔ جو کہ بفضل خدا بخوبی طور پر چل رہی ہے۔ اگر اس خاکسار کو کنونشن اور دیگر اجلاس میں ٹھیکہ یا امانی کام دیا جاوے تو بندہ نہایت مشکور ہوگا۔ امید ہے کہ مسیحی احباب اس کام میں امداد دے کر خاکسار کے سلف سپورٹ کام کی حوصلہ افزائی کرینگے۔ نرخ وغیرہ بذریعہ خط و کتابت۔۔ فیصل ہوسکتے ہیں +

المشتہر

پاسٹر شادی لعل مینیجر
ایمپرس روڈ۔ لاہور

مویشیوں میں خوفناک وباء

موضع میرپور ضلع جالندھر میں مویشیوں کی وبا کا ظہور ہوگیا۔ بیسیوں مویشی لقمۂ اجل ہوگئے۔ زمینداروں پر یہ خدائی قہر نازل ہوا ہے اللہ رحم کرے ہندوستان میں ایک طرف قحط ڈیرہ ڈالے رہتا ہے دوسری طرف رعایا کو اس طرح آرام نہیں۔ تمام فصل برباد ہوگئی ہے۔ جس سے زمیندار اور بھی حیران ہیں (عام)

یُونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کردی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین اس کی مدد کرتی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے۔ شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس بحساب سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ۸/ ماہوار فی طالب علم کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔ بموجب انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلباء بھی داخل ہوسکتے ہیں۔ اب سکول میں قسم قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جو کشادہ ہے مالک کے گرد و نواح ہے ۔۔ تک مزید حالات پرنسپل صاحب ہیڈماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پُرفضا و صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں +

المشتہر:۔ پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور

پادری ٹی ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا +